رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲ Regd. No. L. 5252

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم: یکشنبہ * ۲۷ شوال ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۹ احسان ۱۳۳۴ ہش * ۱۹ جون ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

اعصابی امراض کے ماہر ڈاکٹر نے معائنے کے بعد بتایا کہ حضور مکمل طور پر صحتیاب ہو گئے ہیں الحمد للہ

حضور بخیریت نرنبرگ (جرمنی) پہنچ گئے

ربوہ ۱۸ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ پرائیوٹ سکرٹری کی طرف سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوئی ہے:۔

نرنبرگ (جرمنی) ۱۷ جون ۳ بجے دوپہر —— "حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گذشتہ شام بخیریت نرنبرگ پہنچ گئے۔ اور راستہ میں خوشگوار سفر سے محظوظ ہوئے —— مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ اور انچارج مبلغ جرمنی چوہدری عبد اللطیف صاحب نے حضور کا استقبال کیا —— آج اعصابی امراض کے ماہر پروفیسر فلوگل نے حضور ایدہ اللہ کا معائنہ کیا اور بتایا کہ حضور کی صحت اب مکمل طور پر ٹھیک ہے۔ (الحمد للہ) —— حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے نمائندگان سے تبلیغ اسلام کے متعلق تبادلۂ خیالات فرمایا۔

شام کو احباب جماعت کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں استقبالیہ دعوت پیش کی گئی۔ اور حضور نے جماعت کو خطاب فرمایا۔ احباب حضور کی جلد صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں۔ مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سکرٹری"

مجلس دستور ساز کے انتخابات کے بعد مسلم لیگ کونسل کا اجلاس بلایا جائے گا (محمد علی)

ڈھاکہ ۱۸ جون پاکستان مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد علی نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ مجلس دستور ساز کے انتخابات کے بعد مسلم لیگ کونسل کا اجلاس منعقد کیا جائیگا —— مسٹر محمد علی نے جو مشرقی پاکستان کے چھ روزہ دورے پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ بتایا کہ لیگ نے جن ممبروں نے لیگ کے سرکاری امیدواروں کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر انہوں نے اپنے کاغذات نامزدگی واپس نہ لئے۔ تو اسے لیگ کے فیصلہ کی خلاف ورزی تصور کیا جائے گا۔ اور ان کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائیگی۔

مغربی جرمنی کے قیدیوں کو رہا کرنیکا مطالبہ

واشنگٹن ۱۸ جون۔ مغربی جرمنی کے چانسلر نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ جب تک روس مغربی جرمنی کے قیدیوں کو رہا کرنے کا وعدہ نہیں کرتا۔ میں ماسکو جانے کی روسی دعوت کو قبول نہیں کر سکتا۔

روس کا امریکہ پر الزام

* ماسکو ۱۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے امریکہ کے تین پریس اتاشیوں کو ملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ روس نے الزام لگایا ہے کہ ان کی سرگرمیاں روس کے مفاد کے خلاف ہیں۔

افغانستان نے پاکستان کے مطالبات منظور کر لئے

نئی دہلی ۱۸ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان اور افغانستان کا جھگڑا دو ایک دنوں میں طے ہو جائے گا۔ حکومت افغانستان نے وہ تمام مطالبات قریباً منظور کر لئے ہیں جو پاکستان نے پیش کئے تھے۔

اقوام متحدہ کی دسویں سالگرہ کی تقاریب

واشنگٹن ۱۸ جون۔ امریکہ کے محکمۂ خارجہ نے کہا کہ اقوام متحدہ کی دسویں سالگرہ کے موقع پر اقوام متحدہ کا سان فرانسسکو میں جو اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ وزراء خارجہ شرکت کریں گے۔

امید کی جاتی ہے کہ اقوام متحدہ کے ساٹھ رکن ملکوں میں سے چالیس ملکوں کی نمائندگی ان کے وزیر خارجہ کریں گے۔

اخبار احمدیہ

—— ربوہ ۱۸ جون۔ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب قائمقام امیر مقامی کل شام ربوہ واپس تشریف لے آئے۔

—— کل خطبہ جمعہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے استغفار کی حقیقت اور فلسفہ بیان فرمایا۔ اور بتایا کہ مومن استغفار کے ذریعہ نہ صرف اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی چاہتا ہے بلکہ آئندہ کے لئے بھی گناہوں اور کمزوریوں سے بچنے اور ان کے بدنتائج سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے ہوئے بلند روحانی درجات حاصل کر سکتا ہے۔

ریلوے سٹیشن ربوہ پر مسافروں کیلئے ٹھنڈے پانی کا انتظام

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے خدمت خلق کا قابل تقلید نمونہ

ربوہ ۱۸ جون۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر مسافروں کے لئے ٹھنڈا پانی مہیا کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ اور اس طرح خدمت خلق کا ایک قابل تقلید نمونہ پیش کیا ہے۔

دن کے اوقات میں پانچ گاڑیاں ربوہ سے گذرتی ہیں۔ ہر گاڑی کے آنے پر خدام سٹیشن پر موجود ہوتے ہیں۔ جو ڈبوں میں جا کر مسافروں کو ٹھنڈا پانی پلاتے ہیں۔ اس خدمت میں ربوہ کے مختلف محلہ جات کے خدام اپنے قائد ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب کی زیر نگرانی حصہ لے رہے ہیں۔

جزاھم اللہ تعالیٰ

فرانس مزید فوج شمالی افریقہ بھیجے گا

پیرس ۱۸ جون حکومت فرانس نے درخواست کی ہے کہ شمالی اوقیانوس کے سمجھوتے کے ماتحت اسے اپنی مزید فوج شمالی افریقہ بھیجنے کی اجازت دی جائے

واضح رہے کہ اس فوج کو فرانس الجزائر اور مراکش کے باشندوں کی جدوجہد آزادی کے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہے۔

بھارت کے عام انتخابات

کلکتہ ۱۸ جون۔ ہندوستان کے چیف الیکشن کمشنر مسٹر سوکمار سین نے تجویز پیش کی ہے کہ ہندوستان کے عام انتخابات جنوری ۱۹۵۷ء میں کرائے جائیں۔ بھارت کے پچھلے عام انتخابات جنوری ۱۹۵۲ء میں ہوئے تھے۔

کسٹمز چوکی اٹاری سے امرتسر منتقل کیجائیگی

نئی دہلی ۱۷ جون۔ ناردرن ریلوے آف انڈیا اور محکمہ کسٹمز کے حکام اٹاری میں کسٹمز کی سرحدی چوکی کو امرتسر ریلوے سٹیشن منتقل کرنے کے اقدامات کر رہے ہیں۔ ریلوے اور کسٹمز کے حکام لاہور اور فیروزپور کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت جاری کرنے کے متعلق اپنے اقدامات کو یکم جولائی سے مزید تیز کر رہے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ جون ۱۹۵۵ء

تعدد ازدواج کا سوال

اگرچہ موجودہ دور میں مغربی اثر کے ماتحت مسلمانوں میں تعدد ازدواج کے مسئلہ پر شروع ہی سے بحث جاری ہے لیکن کچھ دنوں سے یہ مسئلہ عورتوں نے خاص طور پر تقریباً ہر اسلامی ملک میں اٹھا رکھا ہے۔ اور اب جیسا کہ پچھلے دنوں اخبارات میں آیا تھا۔ اسلامی ممالک کی آئندہ کانفرنس میں بھی اس کو پیش کئے جانے کی تجویز ہو رہی ہے

ہم نے اس کے متعلق الفضل میں رائے ظاہر کی تھی۔ کہ جس طرح آج کل بعض مسلمان تعدد ازدواج کی اجازت کو استعمال کر رہے ہیں۔ اور اس سے اسلامی معاشرہ میں جو تلخیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس سے متاثر ہو کر عورتوں نے اور بعض مردوں نے بھی اس مسئلہ کو حل کرنے کو مناسب خیال کیا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تعدد ازدواج کی اجازت کو بے پروائی سے استعمال کرنے سے اسلامی معاشرہ میں ضرور تلخیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور اکثر مرد ان شرائط کو جو تعدد ازدواج کے ساتھ لگائی گئی ہیں بالکل نظر انداز کر کے محض رسمی طور پر دو دو تین تین بیویاں کر لیتے ہیں۔ لیکن محض ان تلخیوں کی وجہ سے مسئلہ کی شرعی حیثیت کو بدلا نہیں جا سکتا۔

معاشرہ میں تلخیوں کی وجہ سے تعدد ازدواج کے خلاف آواز اٹھانا تو کسی طرح جائز نہیں سمجھا جا سکتا۔ شریعت نے جو شرائط لگائی ہیں۔ اگر ان پر عمل کیا جائے۔ تو بہت سی تلخیاں جو اب ہمیں نظر آتی ہیں خود بخود معدوم ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ ان تلخیوں کی اصل وجہ تعدد ازدواج کی اجازت نہیں۔ بلکہ اس کا غلط استعمال ہے۔ ویسے تو ہمارے معاشرہ میں شادی ہی کے متعلق اور بھی کئی قسم کی تلخیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ جن کی وجہ بھی یقیناً اسلام کے اصولوں پر عمل نہ کرنے اور خشیۃ اللہ سے محرومی ہے۔

ایک صاحب اولاد بیوی کے فوت ہو جانے کے بعد دوسری شادی پر تو شاید اب بھی کسی کو اعتراض نہیں۔ لیکن ہماری بدعنوانیوں کی وجہ سے کیا ایسی صورت میں تلخیاں نہیں پیدا ہوئیں۔ پھر کیا محض تلخیوں کی وجہ سے ایسی صورت میں بھی دوسری شادی نہ کی جائے۔ پھر ایک بیوی کی صورت میں طلاق اور خلع پر تو بتیں نہیں پہونچتیں۔ اس لئے محض تلخیوں کی وجہ سے تعدد ازدواج کے برخلاف آواز اٹھانا کسی طرح جائز نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس کا صحیح علاج یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو شریعت اور اللہ تعالےٰ کے احکام کا پابند بنایا جائے۔ اور انہیں ان حدود کو نگاہ میں رکھنے کی تلقین کی جائے۔ جو اللہ تعالےٰ نے تعدد ازدواج کے لئے مقرر کی ہیں اسی لئے اللہ تعالےٰ نے یہ شرط بھی لگا دی ہے کہ

فان خفتم الّا تعدلوا فواحدۃً

یعنے اگر تمہیں ڈر ہو کہ متعدد بیویوں میں تم انصاف سے برتاؤ نہیں کر سکو گے تو ایک ہی بیوی کرو۔

اگر ہر مسلمان جو دوسری شادی کرنا چاہتا اس امر پر پہلے پوری طرح غور کر لے کہ آیا وہ انصاف کر سکے گا۔ یا نہیں۔ تو یقیناً ہمارے معاشرہ میں اس ضمن میں اصلاح ہو سکتی ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ اس تعلق میں کسی قسم کا قانون نہ بنایا جائے۔ ضرور بنایا جائے۔ مگر وہ قانون ایسا ہونا چاہیئے جو قرآن کریم اور اسوۂ رسول اللہ کے مطابق ہو۔ اس کی خلاف ورزی پر مبنی نہ ہو۔ محض جذبات کی رو میں بہ کر شریعت کے احکام میں تبدیلی کرنے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔

ہماری رائے میں آج تک اس مسئلہ پر جتنی حق میں یا خلاف بحث ہوئی ہے۔ محض جذبات کی بناء پر ہوئی ہے۔ تعدد ازدواج کی حکمت پر کوئی غور و فکر نہیں کر رہا۔ یا اس کی وجہ مغرب کی محض کورانہ تقلید ہے۔ حالانکہ اہل مغرب بھی محض رسمی طور پر ایک شادی کے پابند ہیں۔ انہوں نے بھی تعدد ازدواج کی حکمت کو پیش نظر نہیں رکھا۔ اگرچہ آجکل مغربی لوگوں کا رجحان بھی تعدد ازدواج کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔

اور ہمیں یقین ہے۔ کہ جلد ہی وہ اسلام کے اس پر حکمت اصول کو اختیار کر لیں گے اسی طرح جس طرح انہوں نے طلاق کے اسلامی اصول کو اختیار کر لیا ہے۔ اگرچہ اس بارے میں انہوں نے ان حدود کو ابھی تک اختیار نہیں کیا۔ جو اسلام کی پر حکمت تعلیم میں لگائی گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے اہل مغرب مبالغہ اور غلو کی حد تک پہنچ گئے ہیں۔ اور آئے دن نت نئے عذرات پر طلاق کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ لیکن طلاق کے اصول کو انہوں نے مان لیا ہے۔ اگر وہ اسلامی اصول اس کے متعلق اختیار کر لیں۔ تو بہت سی طلاق کی برائیاں رفع ہو سکتی ہیں۔

الغرض ہمیں تعدد ازدواج کے متعلق سوچتے وقت صرف مغرب کی فرسودہ رسم کی تقلید ہی پر مصر نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اسلام نے جس طرح اس قانون کو پیش کیا ہے۔ اور جو حدود مقرر کی ہیں۔ ان کی حکمتوں پر غور کر کے کوئی فیصلہ کرنا چاہیئے۔ جو لوگ خاص کر عورتیں محض جذبات کی رو میں بہ کر ایک شادی ایک شادی کا نعرہ لگا رہی ہیں۔ وہ در اصل اپنی نسوانیت اور اس کے عوارض کو فراموش کر کے ایسا کر رہی ہیں۔ پہلے انہیں نسوانیت کی خصوصیات کو سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اور اس کے بعد کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیئے جو اسلامی معاشرہ کے احیاء میں ممد و معاون ہو سکے۔

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۳۰ جون بروز جمعرات

حسب دستور مورخہ ۳۰ جون ۱۹۵۵ء بروز جمعرات یوم سیرۃ النبی (صلے اللہ علیہ وسلم) منایا جائے گا۔ احباب جماعت اپنی اپنی جگہ پر جلسے منعقد کر کے اس مبارک تقریب کو پوری شان کے ساتھ منائیں۔ اور جلسوں میں حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں:-

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے آج کل لاہور میں زیر علاج ہیں۔ انہیں قطعی طور پر ذہنی اور جسمانی آرام کی ضرورت ہے۔ اور اسی وجہ سے انہیں لاہور بلوایا گیا ہے۔

احباب کے بہت سے خطوط آتے ہیں جو مختلف مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اور یہ بوجھ ان کی صحت کی بحالی میں روک بن رہا ہے۔

احباب سے گزارش ہے کہ وہ کم از کم تین ہفتے حضرت میاں صاحب کو مکمل آرام کرنے دیں۔ اور خط و کتابت سے حتی الوسع پرہیز کریں۔ اور حضرت میاں صاحب کی بحالی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ (محمد یعقوب خان)

مکرم شیخ نذیر احمد صاحب کی علالت

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں:-

میرے برادر اکبر شیخ نذیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی عرصہ چار ماہ سے شدید طور پر بیمار چلے آتے ہیں۔ نقاہت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور کوئی معتدبہ افاقہ نظر نہیں آتا۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست کرتا ہوں کہ اپنی خاص دعاؤں میں بھائی جان کو بھی جگہ دیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے عاجلہ و کاملہ اور متنعت کی زندگی عطا فرمائے (شیخ) بشیر احمد ایڈووکیٹ لاہور

مسئلہ شفاعت

از مکرم قاضی علی محمد صاحب خطیب جماعت احمدیہ سیالکوٹ

یہ مضمون لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ فی زمانہ مسئلہ شفاعت کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیل رہی ہیں۔ عوام میں شفاعت کا مفہوم تو صرف اسی قدر ہے۔ کہ کلمہ پڑھ لینے سے ہی کوئی مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور بزرگان دین کی شفاعت کا حقدار ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کی اطاعت کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتے۔ بعض لوگ اپنے پیروں اور پیشواؤں کے ساتھ تعلق پیدا کر لینا ہی شفاعت کے لئے کافی سمجھ لیتے ہیں۔ کہ پیر جی انہیں قیامت کے دن بخشوا لیں گے۔ یہ جہالت دراصل گمراہ کن پیروں اور مولویوں کی پھیلائی ہوئی ہے۔ جس کا خمیازہ عوام اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کی اطاعت سے روگرداں ہو رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام میں بموجب ارشاد خداوندی لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ ایک شخص کے اعمال کا دوسرے شخص کو ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور نہ ایک شخص کے اعمال کی دوسرے پر ذمہ داری ڈالی جا سکتی ہے۔ اور نہ اسلام میں کسی ایسی شفاعت کا ذکر ہے۔ کہ کوئی شخص اللہ تعالےٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جوا گردن سے اتار پھینکے۔ اور اپنے نفس کی غلامی میں زندگی بسر کرتا چلا جائے اور پھر بھی وہ کسی شفیع کی شفاعت کا مستحق بنا رہے شفاعت کیا ہے؟ یہ تو کسی شخص کی بخشش کا ادنےٰ ترین مقام ہے۔ اور بعض قسم کے گناہوں کی مغفرت کی ایک شکل ہے۔ اور وہ بھی کسی ایسے شخص کے لئے جو کہ اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کی اطاعت میں مقدور بھر کوشش کرتا رہا۔ مگر نفس امارہ کے غلبہ کی وجہ سے بعض قسم کی لغزشیں اس سے سرزد ہوتی رہیں۔ ان پر نادم ہے۔ پشیمان ہے۔ ورنہ ایک مومن کا مقام اس سے بلند و بالا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے ہر قول و فعل میں اور اپنی ہر حرکت و سکون میں اور اپنی ہر نیت اور ارادے میں رضائے الٰہی کو مدنظر رکھتا ہے پس شفاعت انسان کی کوتاہیوں کی تلافی کی ایک شکل ہے۔ نہ کہ مقصود اصلی۔

(۲) پھر قرآن شریف سے جس شفاعت کا ثبوت ملتا ہے۔ وہ شفاعت بالاذن ہے یعنے قیامت کے دن کسی شفیع کو اختیار نہیں ہوگا۔ کہ وہ کسی مجرم کی شفاعت کے لئے بغیر اذن جناب الٰہی کے خود بخود کھڑا ہو جائے اور نہ کسی مشفوع کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ کسی شفیع کو اپنی شفاعت کے لئے خود بخود جناب الٰہی میں پیش کر دے۔ پس قرآن شریف سے سوائے شفاعت بالاذن کے کوئی دوسری شفاعت ہرگز ثابت نہیں۔ جیسا کہ آیات ذیل سے بھی واضح ہے۔

(۱) من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ (البقرہ) کون ہے جو اسکے حضور بغیر اس کی اجازت اور اذن کے شفاعت کر سکے۔

(۲) ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ (السبا) اسکے حضور کوئی شفاعت نفع نہیں دے سکتی۔ مگر وہی جو اسکے اذن سے ہو

(۳) وکم من ملک فی السمٰوات لا تغنی شفاعتھم شیئاً الا من بعد ان یاذن اللہ لمن یشاء و یرضیٰ۔ آسمان میں کس قدر فرشتے بھرے پڑے ہیں۔ ان کی شفاعت بھی کچھ کام نہیں دیتی۔ مگر بعد اسکے کہ اللہ تعالےٰ جسے چاہے اجازت دے۔ اور جسے چاہے وہ پسند کرے (النجم)

اقسام شفاعت

شفاعت کی تین قسمیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) شفاعت بالوجاہت (۲) شفاعت بالمحبت (۳) شفاعت بالاذن تینوں قسم کی شفاعت کو مندرجہ ذیل مثال سے واضح کیا جا سکتا ہے۔

شفاعت بالوجاہت کی مثال

شفاعت بالوجاہت۔ فرض کیجئے ایک مجرم اپنے جرم میں ماخوذ ہو کر بادشاہ کے حضور میں پیش کیا گیا ہے۔ بادشاہ چاہتا ہے کہ اس مجرم کو قرار واقعی سزا دے۔ تا دوسروں کو عبرت ہو۔ لیکن اہل دربار میں سے بعض امرا اس کی سفارش کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اب بادشاہ حیران ہے کہ کرے تو کیا کرے۔ اگر ان کی سفارش پر مجرم کو چھوڑتا ہے۔ تو ملک بھر میں جرائم پیشہ لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اگر نہ چھوڑے تو امرائے دربار سے خطرہ ہے۔ کہ کہیں متحدہ محاذ بنا کر اس کی حکومت کا تختہ نہ الٹ دیں۔ بالآخر وہ اپنے آپ کو بے بس پا کر امرائے دربار کی سفارش پر مجرم کو چھوڑ دیتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ امرائے دربار نے بادشاہ کے حضور جو سفارش کی ہے۔ دراصل اس میں اپنی وجاہت اور اقتدار کا دباؤ ڈال کر مجرم کو چھڑایا ہے۔ اس کا نام شفاعت بالوجاہت ہے۔ بروز قیامت احکم الحاکمین کے دربار میں اس قسم کی شفاعت کا دل میں خیال لانا بھی کفر عظیم ہے

شفاعت بالمحبت کی مثال

بادشاہ اس مجرم کو چھوڑنا نہیں چاہتا اسکے جرم کی وجہ سے اسے پوری پوری سزا دینا چاہتا ہے۔ لیکن اس کی سفارش کے لئے بادشاہ کا کوئی دلی دوست یا اس کی محبوب بیوی یا اس کا اکلوتا یا لاڈلا بیٹا تیار ہو جاتا ہے۔ اب بادشاہ متحیر ہے۔ کہ کیا کرے۔ اور کیا نہ کرے۔ اگر ان میں سے کسی کی سفارش پر مجرم کو چھوڑتا ہے تو جرم کے بڑھنے کا خطرہ ہے۔ اور اگر نہیں چھوڑتا۔ تو محبوب کی ناراضگی ناقابل برداشت اور زندگی تلخ ہوتی ہے۔ آخرکار وہ اس صدمہ میں اپنے آپ کو مجبور پا کر اس کی سفارش پر مجرم کو چھوڑ دیتا ہے۔

اب یہ امر واضح ہے کہ بادشاہ کے حضور جو کسی عزیز نے سفارش کی ہے۔ دراصل اس میں اپنی محبت کا دباؤ ڈالکر مجرم کو بچایا ہے۔ اس کا نام شفاعت بالمحبت ہے۔ لیکن کیا ایسی شفاعت اس زمین و آسمان کے بادشاہ کے لئے تجویز کی جا سکتی ہے ہرگز نہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کسی انسان کی طرح کسی محبوب کی محبت کا مجبور نہیں ہے۔ کہ اس پر اس کی ناراضگی شاق گزرے۔ اور زندگی تلخ ہو جائے

شفاعت بالاذن کی مثال

فرض کیجئے بادشاہ اس مجرم کو چھوڑنا چاہتا ہے۔ کیونکہ مجرم کوئی عادی مجرم نہیں۔ کوئی باغی مجرم نہیں اپنے قصور پر نادم اور شرمسار ہے۔ اپنے تئیں قابل سزا اور قصوروار سمجھتا ہے۔ سوائے بادشاہ کے رحم و کرم کے کسی دوسرے پر نظر نہیں۔ اور نہ کسی دوسرے کی سفارش کا سہارا ڈھونڈتا ہے۔ ہر آن اسی کے چہرہ پر نظر ہے۔ اور اسی کے وجہ کریم کے ساتھ اس کی پناہ چاہتا ہے۔ اور منتظر ہے کہ اس کے حق میں کیا حکم صادر فرماتا ہے۔ اس کا یہ حال دیکھ کر بادشاہ اس پر رحم و کرم کی نظر فرماتا ہے۔ اور اہل دربار میں بھی کچھ اس مجرم کی قابل رحم حالت دیکھ کر اور کچھ بادشاہ کی نظر عنایت دیکھ کر دست بستہ سفارش کے لئے درخواست کرتے ہیں اور بادشاہ بھی ان امرائے دربار کی عزت افزائی کے لئے ان کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ اور مجرم کو چھوڑ دیتا ہے۔

مولانا نذیر علی صاحب کی وفات پر ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اظہارِ تعزیت

مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر مندرجہ ذیل خط نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ کی طرف سے ان کے والد محترم بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کی خدمت میں لکھا گیا تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم محترم بابو فقیر علی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کے چھوٹے صاحبزادے مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ مغربی افریقہ کی وفات کی خبر خطبہ جمعہ سے معلوم کر کے انتہائی رنج و غم ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ ہمارے مرحوم بھائی کو غریق رحمت کرے اور ان کو جنت میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان پر اپنا فضل و کرم نازل فرمائے اور ان کی حفاظت کرے۔

خلافت ثانیہ کے یہ چھٹے شہید ہیں۔ جنہوں نے ممالک غیر میں کفر سے جنگ کرتے ہوئے درجہ شہادت عظمےٰ پایا ہے۔ مرحوم حقیقی معنوں میں من قضیٰ نحبہم کے مصداق بنے ہیں۔ ہم لوگوں کے لئے انہوں نے نہایت روشن مثال قائم کر دی ہے

بہرحال نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ پاکستان آپکے غم میں برابر کی شریک ہے۔ کیونکہ یہ تنہا آپ کا غم و صدمہ نہیں ہے۔ بلکہ قومی نقصان ہے۔ ساتھ ہی ایک رنگ میں آپ قابل صد مبارکباد ہیں کہ آپ کے فرزند کو درجہ شہادت نصیب ہوا ہے۔

سعدی نے خوب کہا ہے ؎

عروسی بود نوبتِ ماتمت   اگر بر نکوئی بود خاتمت

فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ

کیونکہ یہ بادشاہ کے اذن اور ارادہ اور اشارہ سے ہوئی۔ سو اسی اللہ تعالےٰ کی جناب میں اسی قسم کی سفارش کا امکان ہے۔ اور اسی شفاعت کا نام شفاعت بالاذن ہے۔ جو قرآن شریف سے ثابت ہے۔

(۴) یاد رہے کہ حقیقی شفاعت کے اسباب بارگاہ الٰہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ اسی شخص کے لئے ممکن ہے۔ جس نے اپنا روحانی تعلق (جوڑ) کسی پاک وجود سے قائم کر رکھا ہو۔ کیونکہ انسان کی پیدائش کا اصل مقصد تزکیۂ نفس ہے۔ جس سے اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں۔ اگر بلا ارادہ کوئی خطا سرزد ہو گئی۔ یا کوئی فروگذاشت ہو گئی۔ تو مغفرت الٰہی کے نیچے آجاتی ہے۔ اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اس پاک وجود کو جس سے اس کا روحانی جوڑ ہے۔ طلب عفو کے لئے جناب الٰہی سے اذن دیا جاتا ہے۔ پس شفاعت محض کوتاہیوں کی تلافی کے لئے ہوتی ہے۔ مگر ایک مشرک اور بے عمل انسان شفاعت کا مفہوم کچھ اور ہی سمجھتا ہے۔۔ وہ یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ اس کی خواہشات نفسانی کا بھی سلسلہ جاری رہے۔ اور ان پر بازپرس کرنے والا بھی کوئی نہ ہو۔ چنانچہ عیسائیوں کے ہاں مسیحؑ کی شفاعت کا یہی مفہوم لیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان کے سارے گناہوں کی پاداش میں مصلوب ہو گئے۔ ہر مسیحی جو چاہے کرے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کیونکہ بوجھ اٹھانے والا بوجھ اٹھا چکا۔ ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ گناہوں پر کس قدر دلیر کرنے والا ہے۔ بعض مسلمانوں کے ہاں بھی کسی بزرگ کا ایک دو دن ماتم کر لینا اور ان کی یاد میں چند آنسو بہا لینا ساری عمر کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ بلکہ ساری قبر پرستیوں اور پیر پرستیوں اور تعزیہ پرستیوں کی تہ میں یہی راز مضمر ہے۔ عوام سمجھتے ہیں۔ کہ پیر جی قیامت کے دن ہماری شفاعت کر کے اللہ تعالےٰ کی سزا سے بچا لیں گے۔ اور اس قسم کی خیالی اور فرضی شفاعت کے لئے قبروں اور خانقاہوں اور مزاروں پر وہ وہ آہ و زاریاں اور عجز و نیاز کی جاتی ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کے حضور کریں۔ تو ولی بن جائیں۔ دنیا و آخرت سنور جائے۔ پس اسلام میں شفاعت کا عقیدہ گناہوں پر دلیر نہیں کرتا۔ بلکہ گناہوں سے بچنے کا ایک طریق ہے۔ کہ انسان کسی باخدا انسان کے ساتھ روحانی جوڑ قائم کر کے دنیا میں اپنا تزکیہ نفس کرے۔ اور آخرت میں اس تعلق سے اس کی شفاعت سے فائدہ اٹھائے۔

(۵) اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے کھلے کھلے نافرمانوں کی شفاعت کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں بلکہ اس کے خلاف یوں مذکور ہے۔ یتساءلون عن المجرمین ○ ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین۔ ولم نطعم المسکین وکنا نخوض مع الخائضین وکنا نکذب بیوم الدین۔ حتی اتانا الیقین فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین (مدثر)

یعنی اصحاب الیمین بہشتوں میں مجرموں سے سوال کریں گے۔ کہ کیا چیز تم کو دوزخ میں لے آئی۔ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔ اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم باتونیوں کے ساتھ مل کر باتیں بنایا کرتے تھے۔ اور جزا سزا کے دن کی تکذیب کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت نے آلیا۔ سو ان لوگوں کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی۔

پس قرآن شریف نافرمانوں کی شفاعت کا کہیں تذکرہ نہیں کرتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی بخشش کی دوسری صورت جو اس کا رحم و کرم ہے، وہ آڑے آجائے تو دوسری بات ہے۔ جیسا کہ یہ امر حضرت ابراہیمؑ کی دعائے ذیل سے بھی ظاہر ہے۔ فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی انک غفور رحیم۔

خداوندا! جو شخص میری پیروی کرتا ہے۔ بے شک وہ مجھ سے ہے۔ اور جس نے میری نافرمانی کی۔ تو بے شک تو غفور اور رحیم ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے بھی صرف اسی شخص سے اپنا تعلق ظاہر فرمایا ہے۔ جس نے آپؑ کی پیروی کی اور نافرمان کو اللہ تعالےٰ کی مغفرت اور رحم و کرم کے حوالے کیا ہے۔

روحانی تعلق یا روحانی جوڑ سے گناہوں کی مغفرت کا راز یہ ہے۔ کہ جس طرح اگر انسان کے کسی عضو کو تکلیف پہنچائی جائے تو سارا جسم اس کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ وہ عضو جسم کا ایک حصہ ہے۔ اور اس سے وابستہ ہے۔ اور اگر وہ عضو جسم سے قطع شدہ ہو۔ تو پھر خواہ اس کو آگ میں ڈال کر جلا دیا جائے۔ تو جسم کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ جسم کا حصہ نہیں۔ اور اس سے وابستہ نہیں۔

اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی روحانی انسان سے کوئی روحانی تعلق قائم کر کے اس کو اپنا روحانی جوڑا بنا لیا ہے۔ تو اگر اس سے کوتاہی سرزد ہو گئی ہوگی۔ جس سے وہ مستحق سزا ٹھہرے گا۔ تو ضروری ہے۔ کہ اس کی تکلیف کو اس پاک انسان کا قلب بھی محسوس کرے۔ جس سے اس کا روحانی جوڑ ہے۔ ایسی حالت میں اگر اس پاک انسان کو کسی انسان کی معافی کی درخواست کرنے کا موقع دیا جائے۔ تو وہ ضرور اس شخص کے لئے معافی کی درخواست کرے گا۔ اس کا نام شفاعت ہے۔ اور شفاعت اتباع اور فرمانبرداری سے ہوتی ہے۔ نہ کہ نافرمانی سے۔ جتنا جتنا کوئی اتباع کے زیادہ نیچے ہے۔ اتنا ہی وہ شفاعت کا زیادہ مستحق ہے پس شفاعت روحانی تعلق اور جوڑ کو چاہتی ہے۔ اور روحانی جوڑ اتباع اور فرمانبرداری کو چاہتا ہے۔ اگر اتباع نہیں ۳

۳ تو روحانی جوڑ بھی نہیں۔ اور روحانی جوڑ نہیں تو شفاعت بھی نہیں۔ ؎

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ ... پخت و خیال باطل بست

پس جو لوگ دنیا اور آخرت میں سرور دو عالم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی امت کے برگزیدہ بزرگوں کی شفاعت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ صدق دل سے ان کی اتباع کریں۔ ان سے روحانی جوڑ قائم کریں۔ ان بزرگوں کا تعلق شفاعت (روحانی جوڑ) اگر دنیا میں تزکیۂ نفس کی صورت میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ تو آخرت میں بعض کوتاہیوں پر گرفت کے موقع پر دعا کی شکل میں آڑے آئیگا۔ اور شفاعت کے تمام اسباب اللہ تعالےٰ کے ہی قبضۂ قدرت میں ہیں۔

جامعۃ المبشرین کی طرف سے امریکہ اور افریقہ کے

مجاہدین کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

ربوہ ۱۶ جون۔ کل بعد نماز عصر جامعۃ المبشرین کی طرف سے امریکہ و افریقہ کے مبلغین و مبشرین مکرم چوہدری غلام یسین صاحب۔ مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم۔ مکرم حافظ بشیر الدین صاحب کے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا۔ فاروق احمد صاحب بنگالی متعلم جامعۃ المبشرین نے تلاوت قرآن مجید کی۔ مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے چاروں معزز مبلغین کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء کرام کو مبشر و منذر بنا کر بھیجا ہے۔ درحقیقت تبشیر و تبلیغ نبی کا وظیفہ ہے۔ وہ اپنی زندگی میں اسے باسلوب احسن ادا کرتا ہے۔ اس کی وفات کے بعد اسکی جماعت بحیثیت مجموعی اس فریضہ کو ادا کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون میں ایسے حصۂ جماعت کا ذکر کیا ہے۔ جو اپنی ساری زندگی کو تبلیغ کے لئے وقف کرتے ہیں اور رات دن اسی کام میں منہمک ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں فرمایا ہے۔ کہ میں دنیا کے تمام انسانوں کو دین واحد یعنی اسلام پر جمع کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ آپ نے اپنی جماعت کو یہی وصیت فرمائی ہے۔ کہ وہ تقویٰ اخلاق اور دعاؤں کے ذریعہ سے اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ حضور علیہ السلام کی اس وصیت کی پیروی کر رہی ہے۔ اور خلافت ثانیہ کے مبارک عہد میں بیرونی مشنوں کا سلسلہ بڑی کثرت سے قائم ہو رہا ہے۔ چنانچہ آج آپ کے سامنے ہمارے چار خوش بخت مجاہد تشریف فرما ہیں۔ جنہیں جامعۃ المبشرین خوش آمدید کہہ رہا ہے۔ چوہدری غلام یسین صاحب مجاہد امریکہ نے کافی عرصہ تک دار الواقفین میں تعلیم حاصل کی ہے۔ دار الواقفین دراصل جامعۃ المبشرین ہی کی ابتدائی صورت تھی۔ آپ نے امریکہ میں سالہا سال تک اسلام کے نام کو بلند کیا ہے۔ مولوی عبد القادر صاحب ضیغم بھی مبلغین کلاس کے فارغ التحصیل ہیں۔ اور کافی عرصہ تک امریکہ میں تبلیغ دین کا فریضہ ادا کرتے رہے ہیں۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مولوی فاضل بھی ہمارے نوجوان مبلغین میں سے ہیں۔ جو مغربی افریقہ میں خدمات دینیہ بجا لا کر واپس آئے ہیں۔ حافظ بشیر الدین صاحب مجاہد ماریشس بھی جامعۃ المبشرین کے فارغ التحصیل طلباء میں سے ہیں۔ بہرحال یہ چاروں نوجوان جامعۃ المبشرین کے ساتھ بھی گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ اور بیرونی ممالک میں ساری جماعت کی کامیاب نمائندگی کر کے آتے ہیں۔ میں انہیں جامعۃ المبشرین کے اساتذہ و طلباء کی طرف سے ان کی کامیاب مراجعت پر مبارکباد کہتا ہوں۔ اور آپ سب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔ نیز ہمارے لئے اور ہمارے طلباء کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

جواب ایڈریس میں مکرم چوہدری غلام یسین صاحب و مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم نے شکریہ ادا کرتے ہوئے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے حالات اور وہاں کی مشکلات کا ذکر کیا۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی کامیاب مساعی کا تذکرہ کیا۔ اور تربیت جماعت کی اہمیت پر زور دیا۔ مکرم حافظ بشیر الدین صاحب نے ماریشس میں احمدیت کی اشاعت کی تاریخ کا ذکر کیا۔ اور بعض تربیتی دقتوں کو بیان کیا۔ جن کو دور کیا جا رہا ہے۔

آخر پر جناب حافظ عبد السلام صاحب وکیل اعلیٰ نے صدارتی تقریر میں جماعت کی انتھک قربانیوں اور مبلغین کے شبانہ روز مجاہدات کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے دعا کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ مبارک تقریب دعا پر ختم ہوئی۔

(نامہ نگار)

اشتراکی انقلاب کا طریقِ کار

اور

جماعتِ اسلامی

(از مسعود احمد خان صاحب بی اے)

جماعتِ اسلامی حصول اقتدار کے جن طریقوں کو اختیار کرنا جائز سمجھتی ہے۔ ان کو اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے بلکہ وہ ہو بہو کمیونسٹ طریقوں کا چربہ معلوم ہوتے ہیں۔ امیر جماعتِ اسلامی جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کا سب سے بڑا "کارنامہ" یہی ہے۔ کہ انہوں نے حصول اقتدار کے کمیونسٹ طریقوں کو زود اثر پاکر بزعم خود انہیں اسلام کا نام دے دیا ہے اسی طرح وہ اپنے آپکو بظاہر تو اسلام کا علمبردار کہتے ہیں۔ لیکن حصول اقتدار کے انہیں طریقوں کی تلقین کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جو کمیونزم کا طرۂ امتیاز ہیں۔

مثال کے طور پر یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ کمیونزم کے ماننے والے معاشی تفریق کے خلاف آواز اٹھانے یا اس کے لئے آئینی جدوجہد کرنے کے قائل نہیں ہیں۔ بلکہ وہ غریبوں کو امراء کے خلاف اشتعال دلاکر انہیں بغاوت پر اکساتے ہیں۔ اور تشدد کو ذریعہ اقتدار پر قبضہ کرنے کو اپنی انقلابی جدوجہد کا نقطۂ آغاز تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ روس کا مشہور ڈکٹیٹر مارشل سٹالن اپنے ایک مضمون Anarchism & Socialism میں لکھتا ہے۔

"The socialist dictatorship of the proletariat, the seizure of political power by the proletariat this is what the socialist revolution must begin with"

(Stalin's Kampf - Page 45)

یعنی پرولتاریہ کی سماجی آمریت۔ اور سیاسی اقتدار پر بالجبر قبضہ — وہ اولین قدم ہے جس سے اشتراکی انقلاب کا آغاز ہونا چاہیئے۔

ظاہر ہے اس میں کسی قسم کی آئینی جدوجہد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ صاف اور واضح الفاظ میں آغازِ کار ہی بغاوت کے ذریعہ حکومت پر زبردستی قبضہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے مودودی صاحب بھی اسلامی جہاد کو جس کی حیثیت اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یکسر دفاعی قرار دی ہے، اپنی نوعیت کے اعتبار سے جارحانہ ثابت کرنے کے بعد بعینہٖ یہی تلقین کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ وہ "صالح" بندوں کو خدا، رسول اور اسلام کے نام پر مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خلق خدا کی اصلاح کے لئے اٹھو۔ حکومت کے غلط اصول کو صحیح اصول سے بدلنے کی کوشش کرو ناخداترس اور شتر بے مہار قسم کے لوگوں سے قانون سازی اور فرمانروائی کا اقتدار چھین لو"

(خطبات صفحہ ۲۲۳)

کہا جاسکتا ہے کہ قانون سازی اور فرمانروائی کا اقتدار شتر بے مہار قسم کے لوگوں سے آئینی طریقوں پر بھی چھینا جاسکتا ہے اور یہ کیا عجب ہے کہ مودودی صاحب کے ذہن میں بھی صرف آئینی جدوجہد ہی ہو۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ اس قسم کی خوش فہمی کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑتے۔ چنانچہ اسی مضمون میں آگے چلکر یہ بھی بتاتے ہیں۔ کہ "صالح" بندے یہ اقتدار کس طرح چھینیں۔ وہ لکھتے ہیں:-

"اب تم روئے زمین پر خدا کے سب سے زیادہ صالح بندے ہو۔ لہذا آگے بڑھو اور لڑکر خدا کے باغیوں کو حکومت سے بے دخل کردو اور خلافت کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لو" (خطبات صفحہ ۲۰۵)

اس سے ظاہر ہے کہ سٹالن جس طرح اشتراکی انقلاب کے لئے یہ ضروری خیال کرتا ہے کہ موقع ملتے ہی سیاسی اقتدار پر بالجبر قبضہ کرلیا جائے۔ اسی طرح مودودی صاحب کے نزدیک بھی نعوذ باللہ "اسلامی انقلاب" برپا کرنے کے لئے یہ ناگزیر ہے کہ خواہ مخواہ جنگ کرکے "صاحبان اقتدار" سے قانون سازی اور فرمانروائی کا اقتدار چھین لیا جائے۔ اس بارے میں مودودی صاحب ملکی اور غیر ملکی یا قومی اور اجنبی کی تفریق بھی روا رکھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کے اپنے نظریات کے مطابق اگر کوئی حکمران یا صاحبِ اقتدار طبقہ اسلام پر پوری طرح عامل نہیں ہے۔ تو وہ بھی غیر ملکی حکمرانوں کی طرح فرمانروائی کا حق نہیں رکھتا اور اس قابل ہے کہ "خدا کے سب سے زیادہ صالح بندے" لڑکر اسے حکمرانی کے حق سے بیدخل کردیں۔ چنانچہ مودودی صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"حقیقت یہ ہے کہ اسلام حکومت کے معاملے میں "قومی" اور "اجنبی" کی کوئی تمیز نہیں کرتا بلکہ "عدل" اور "ظلم" کو وجہِ امتیاز قرار دیتا ہے اگر ایک ملک کی حکومت خود اسکے اپنے باشندوں کے ہاتھ میں ہو لیکن اس کے حکمران بدکار، ظالم، نفس پرست اور ناخدا ترس ہوں تو اسلام کی نگاہ میں وہ اسی قدر نفرت کے قابل ہیں جس طرح ایک اجنبی حکومت کے ایسے ہی بدکردار عمال ہوسکتے ہیں"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۱۷)

آئیے اب اس سوال پر غور کریں کہ مارشل سٹالن اور جناب مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اپنی اپنی جگہ اشتراکی انقلاب اور فرمانروائی انقلاب کے لئے آغاز کار کے طور پر حکومت پر بالجبر قبضہ کو کیوں ضروری سمجھتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ کسی مسلک کی محض زبانی تلقین دنیا میں کوئی انقلاب برپا نہیں کرسکتی۔ زبانی وعظ ونصیحت اور پراپیگنڈا و تبلیغ کا انسانی ذہن پر کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا۔ اور اگر ہوتا بھی ہے۔ تو محض چند ایک اشخاص پر۔ اور اس کی حیثیت بھی بسا اوقات عارضی ہوتی ہے اسی لئے ان دونوں کے نزدیک یہ نہایت ضروری ہے کہ تلوار ہاتھ میں لے کر پہلے حکومت پر قبضہ کرلیا جائے۔ اس کے بعد لوگ خودبخود اس مسلک کو قبول کرلیں گے۔ جس مسلک کو پھیلا کر انہیں بلند ترقی پر پہنچانا مقصود ہو۔ چنانچہ سٹالن خود لینن کے حوالے سے لکھتا ہے:-

"First seize power create favourable conditions for the development of the proletariat and then advance with seven league strides to raise the cultural level of the working masses and form numerous cadres of leaders and administrators recruited from among the workers"

(Leninism Page 22-24)

یعنی پہلے اقتدار پر بالجبر قبضہ کرکے ایسے حالات پیدا کردو کہ جن میں پرولتاریہ کو تربیت دے کر انہیں ترقی کی راہ پر گامزن کیا جاسکے۔ اس کے بعد تم مزدور عوام کی سماجی اور ثقافتی حالت کو بہتر بنانے کے سلسلے میں تیز رفتاری سے کام کرسکو گے۔ اور مزدوروں ہی میں سے مختلف ہنر کے لیڈر اور نظم ونسق چلانے والے افسر میسر آسکیں گے۔

خالصتًہ بے دین "اشتراکی انقلاب" کے نام پر سٹالن نے جو بات کہی تھی اور جسے ہم نے اوپر نقل کیا ہے۔ مودودی صاحب بھی اس مخصوص انقلاب کی خاطر جو ان کے نقطۂ نظر سے، بعینہٖ یہی بات کہتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ نظام فاسق دینی انقلاب کے نام پر کہتے ہیں اور ایسے دینی انقلاب کے نام پر کہتے ہیں جو فی الاصل سراسر صلح و آشتی اور امن وامان سے عبارت ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"اصلاح خلق کی کوئی سکیم بھی حکومت کے اختیارات پر قبضہ کئے بغیر نہیں چل سکتی۔ جو کوئی حقیقت میں خدا کی زمین سے فتنہ و فساد مٹانا چاہتا ہو اور واقعی یہ چاہتا ہو کہ خلقِ خدا کی اصلاح ہو۔ تو اسکے لئے محض واعظ اور ناصح بن کر کام کرنا فضول ہے۔ اسے اٹھنا چاہیئے اور غلط اصولوں کی حکومت کا خاتمہ کرکے غلط کار لوگوں کے ہاتھ سے اقتدار چھین کر صحیح اصول اور صحیح طریقے کی حکومت قائم کرنی چاہیئے" (خطبات صفحہ ۲۰۱)

روس کے مشہور کمیونسٹ ڈکٹیٹر مارشل سٹالن آنجہانی اور امیر جماعتِ اسلامی جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی تصانیف سے یہ جو حوالہ جات نمونۃً اوپر نقل کئے ہیں۔ اگر انہیں ایک ساتھ رکھکر پڑھا جائے۔ تو دونوں طریق کار کے اعتبار سے ایک دوسرے کی

باقی صفحہ ۲ پر

انیس سالہ جہاد میں حصہ لینے والے اپنے بقائے کب تک ادا کر دیں؟

(۱) تحریک جدید کے بعض مجاہدوں نے اپنے بقایا کے ادا کرنے کے لئے جون یا جولائی یا اگست بلکہ بعض نے ستمبر ۱۹۵۵ء تک مہلت لی ہوئی ہے چونکہ دفتر کی طرف سے بار بار یاددہانی کرنے کے باوجود ایک یاددہانی جون کے شروع میں بھی ارسال کر دی گئی ہے۔ احباب اپنے بقائے جلد تر ادا کریں۔ بعض احباب کو بذریعہ رجسٹری بھی اطلاع کی تھی۔ لیکن بعض کی رجسٹریاں واپس بھی آئی ہیں بوجہ عدم پتہ اس لئے ممکن ہے کہ بعض کو یاددہانی نہ ملی ہو۔

(۲) اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ ہر بقایادار اپنا بقایا یکمشت یا قسط وار جس طرح آسانی ہو۔ اگست ۵۵ء کے پہلے عشرہ تک ادا کر لے۔ تا اس کا نام انیس ۱۹ سالہ فہرست میں آجائے۔

(۳) اس کے بعد ایک فہرست ان احباب کی جنہوں نے انیس ۱۹ سال پورے ادا کئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور انشاء اللہ تعالیٰ پیش کی جائیگی اور دوسری فہرست ان کی جو بقایادار ہیں تا ان کا نام فہرست سے خارج کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت حاصل کی جائے

(۴) پس بقایادار احباب قبل اس کے کہ ان کا نام بصورت بقایاداران حضور کے پیش ہو وہ اپنا بقایا ادا کرنے والوں کی فہرست میں حضور ایدہ اللہ کے پیش ہوں۔ یہی صحیح اور سیدھا راستہ ہے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

مرکزی رسید کا حوالہ

تحریک جدید کے بقایا داران کے لئے ضروری ہے کہ اگر وہ اپنا بقایا خواہ کسی سال کا ہو ادا کر چکے ہوں تو اس کی مزید پڑتال کرنے کے لئے مرکزی رسید کا حوالہ دیں۔ بعض ایسے ہیں کہ ان کے پاس مرکزی رسید کا حوالہ تو نہیں ہوتا صرف اپنی یادداشت پر اصرار کرتے ہیں کہ ہم نے ادا کر دیا تھا۔ اب ہم دوبارہ کیوں ادا کریں۔ اس لئے ہماری یادداشت کی بناء پر وصولی درج کر لی جائے۔ ایسے تمام بقایاداران دوراول کو یاد رہنا چاہیئے کہ تحریک جدید جب سے شروع ہوئی ہے اس کا یہ طریق عمل رہا ہے اور رہے گا۔ کہ اسی رقم کا اندراج تحریک جدید میں ہوگا جو تحریک جدید کے خزانہ میں جمع ہوگی۔ جو رقم کسی غلطی سے بجائے تحریک جدید کے کسی دوسری مد میں پڑ جائے اس کا اندراج اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ اس مد سے نکال کر تحریک جدید کے خزانہ میں جمع ہو جائے اور اس پر عمل اسی صورت میں ہوگا جبکہ متعلقہ نے مرکزی رسید کا حوالہ دیا ہو۔ اور دفتر بعد پڑتال اس رقم کو اپنے حساب میں داخل کرا دے۔

پس اس سے ظاہر ہے کہ صرف کسی بقایادار کے اصرار پر یا معمولی کہنے پر ہرگز کسی رقم کا اندراج نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ہی بغیر مرکزی رسید کے حوالہ کے مزید پڑتال ہو سکتی ہے۔ دفتر نے جو حساب بنا کر بقایا دکھایا ہے وہ بعد تحقیق و تفتیش لکھا ہے اور مطابق ریکارڈ لکھوا ہے۔ اس لئے اب مزید پڑتال بھی مرکزی رسید کے حوالہ سے ہو سکتی ہے۔

پس بقایادار اگر کوئی رقم اپنے بقایا سے دے چکے ہیں تو مرکزی رسید کا حوالہ دیں۔ ورنہ بقایا ادا کریں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

پتہ مطلوب ہے — رشید احمد صاحب شرما جو کہ مولوی عبدالکریم صاحب شرما مبلغ افریقہ کے بھائی ہیں ان کا پتہ مجھے درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو مجھے اس پتہ پر اطلاع دیں مہربانی ہوگی

محمد حیات ۱۸ ڈی سی ماڈل ٹاؤن لاہور

سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے
ضروری اعلان

فارم ہائے بجٹ بابت سال ۵۶-۱۹۵۵ء معہ ہدایت تشخیص بجٹ تمام جماعتوں کو بھیجے جا چکے ہیں۔ تمام سیکرٹریان مال اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ ۳۰ جون ۱۹۵۵ء سے پہلے پہلے تشخیص فرما کر نظارت بیت المال میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

نظارت بیت المال ربوہ

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں:۔

شق ۱۔ ملازمین احباب کے لئے
ا۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ۔
ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

شق ۲۔ زمیندار احباب کے لئے
ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ا/ فی ایکڑ
ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک ۲/ ″
ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع ″ ۸/ ″
د۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مزارع ا/ ″

شق ۳۔ تاجروں کے لئے
بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے } ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع

شق ۴۔ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب کیلئے } ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی اور مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق ۵۔ ڈاکٹر و وکلاء صاحبان کے لئے
ا۔ پچھلے سال کی آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔
ب۔ نیز ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

شق ۶۔ ٹھیکیدار صاحبان کیلئے۔ سال کے مجموعی منافع کا ایک فی صدی۔

شق ۷۔ لجنہ اماء اللہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ترلیسٹھ ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق ۸۔ خوشی کی تقاریب پر } جیسے نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر امتحان میں کامیابی وغیرہ پر حسب اخلاص واستطاعت۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے۔ سابقت فرمائیے اور جنت میں گھر بنائیے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نظارت بیت المال کی طرف سے ضروری اعلان

جماعت احمدیہ چک ۱۱۷ چہور ضلع شیخوپورہ کا نام سو فی صدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی فہرست میں اس وجہ سے رہ گیا تھا کہ اس جماعت سے بعض امور دریافت طلب تھے۔ اب چونکہ تصفیہ ہو گیا ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس جماعت نے سال گذشتہ ۵۵-۱۹۵۴ء کا بجٹ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے ممبروں کو سلسلہ کے لئے مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے

ناظر بیت المال ربوہ

اعلان نکاح

عزیزم ظہیر احمد ولد محمد رشید صاحب راجپوت صراف بدوملہی ضلع سیالکوٹ کا نکاح بعوض حق مہر مبلغ ۵۰۰/ روپے عزیزہ ام کلثوم بنت مرحوم نواب دین صاحب عرف بابو راجپوت پیشہ زرگری سے بولائت عبدالغنی صاحب صراف سکنہ سانگلاہل کارمی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد سکنہ چہور ۱۱۷ نے مورخہ ۶/۴/۵۵ء کو بمقام سانگلہ ہل پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

بشیر احمد صراف ڈسکہ

تنازع کشمیر کو حل کئے بغیر دونوں ملکوں میں اچھے تعلقات قائم نہیں ہوسکتے

پاکستانی ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی کا بیان

نئی دہلی ۱۸ جون۔ بھارت میں پاکستانی ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں نے ایک پریس کانفرنس کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کرنے کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ مسئلہ کشمیر ہے۔

جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ایسے خوشگوار تعلقات قائم نہیں ہو سکتے جیسے کہ دونوں ملکوں کے عوام چاہتے ہیں۔ مسٹر غضنفر علی خاں نے کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم نے مسئلہ کشمیر کے متعلق کسی تجاویز پر غور کیا تھا۔ جب تک تنازع کشمیر کے متعلق کسی منصوبے پر تصفیہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک رائے شماری کا طریقہ ہی بہتر سمجھا جائیگا۔

راجہ غضنفر علی خاں نے ایک سوال کے جواب میں امید ظاہر کی کہ دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم آئندہ ملاقات میں اس مسئلہ کو آگے بڑھانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ دونوں وزرائے اعظم کی آئندہ ملاقات کب ہوگی۔ تو انہوں نے امید ظاہر کی کہ آئندہ ملاقات جلد ہو گی۔

راجہ غضنفر علی خاں نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ملکوں کے عوام اس وقت ایک دوسرے کے جتنے قریب ہیں تقسیم ہند کے بعد آج تک اتنے قریب نہیں ہوئے تھے۔

جننگ فیکٹری کا نیلام ملتوی ہوگیا

لاہور ۱۸ جون۔ عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ملتان اور منٹگمری کے اضلاع میں واقع متروکہ کاٹن جیننگ فیکٹری کی بولی جو متعلقہ ڈپٹی کمشنران بحالیات کے اضلاع کے صدر مقامات پر علی الترتیب ۲۰ جون سے ۲۴ جون تک اور ۲۸ جون سے ۳۰ جون ۱۹۵۵ء تک منعقد ہوتی تھی وہ سے فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے

کانگرس اپنا ایک ٹکٹ اچھوتوں کو دیگی

ڈھاکہ ۱۷ جون۔ مشرقی بنگال کی کانگرس کی مجلس عاملہ نے کل فیصلہ کیا ہے کہ وہ اچھوتوں کے ایک ممبر کو بھی کانگرس کی طرف سے انتخاب لڑنے کے لئے ٹکٹ دے گی۔ مشرقی بنگال کے ہندوؤں کی دستور ساز میں پانچ نشستوں میں سے کانگرس صرف تین یا چار نشستوں پر انتخاب لڑے گی۔

اکالیوں کو گوردواروں سے بھی گرفتار کیا جاسکتا ہے

امرتسر ۱۷ جون۔ مشرقی پنجاب کے وزیر ترقیات سردار پرتاپ سنگھ کیروں نے یہاں اعلان کیا کہ اکالی دو سال تک بھی مورچہ لگائے رکھیں تو گورنمنٹ ان کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گی

ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سردار پرتاپ سنگھ کیروں نے کہا کہ اکالی یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایجی ٹیشن کو تیز کر کے گورنمنٹ کو مرعوب کر لیں گے تو یہ ان کی خام خیالی ہے۔ سردار پرتاپ سنگھ کیروں نے کہا کہ گورنمنٹ ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

انہوں نے کہا اکالی اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ حکومت انہیں گوردواروں سے گرفتار نہیں کر سکتی۔ حکومت انہیں گوردواروں سے بھی گرفتار کر لے گی۔

جناح عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کراچی ۱۷ جون۔ پاکستان جناح عوامی لیگ کے کنوینر مسٹر حسین شہید سہروردی نے عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ۲۵ جون کو پانچ بجے شام اپنی جائے رہائش (۵۴ کلفٹن) میں طلب کیا ہے۔ دیگر امور کے علاوہ مجلس عاملہ ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال پر بھی غور و خوض کرے گی۔

ڈاکٹر خانصاحب کا عزم کوئٹہ

کراچی ۱۸ جون۔ پاکستان کے وزیر مواصلات ڈاکٹر خانصاحب ۲۰ جون کو کراچی سے ٹھٹھہ جائیں گے اور وہاں سے ۲۳ جون کو کوئٹہ روانہ ہوں گے۔ اور ۲۵ جون کو کراچی واپس پہنچیں گے۔

بھارتی وزیر بحالیات کے نام اسکندر مرزا کا مکتوب

کلکتہ ۱۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے وزیر بحالیات مسٹر مہر چند کھنہ کو پاکستان کے وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا کا ایک خط موصول ہوا ہے کہ وہ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار سے ملاقات کر کے اقلیتوں کے مسائل پر گفتگو کریں۔

لنکا میں مکمل سورج گرہن کا مشاہدہ

کولمبو ۱۷ جون۔ لنکا حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ لنکا میں سورج گرہن کا مشاہدہ کرنے کے لئے مختلف ملکوں کے ایک سو کے قریب سائنسدان کولمبو پہنچ چکے ہیں۔ سورج گرہن پیر یعنی ۲۰ جون کو ہوگا۔ خیال ہے کہ لنکا میں مکمل سورج گرہن ہوگا۔

امداد باہمی انجمنوں کی سرگرمیاں

لاہور ۱۷ جون۔ پنجاب میں گذشتہ اپریل کے مہینے میں چالیس سے زیادہ نئی انجمن ہائے امداد باہمی کا اندراج کیا گیا۔ یہ ایک سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ جو حال ہی میں شائع کی گئی ہے۔ نئی انجمنوں میں قرضے بہتر زندگی۔ نل کنوؤں۔ صنعتی اور استمال اراضی سے متعلق انجمنیں شامل ہیں۔ لاہور اور گوجرانوالہ کے اضلاع ہی میں استمال اراضی کی جو انجمنیں سرگرم عمل ہیں۔ انہوں نے ۲۳۰۰ ایکڑ سے زائد رقبہ زیر نظر عرصے میں یکجا کیا۔ صوبے میں کوآپریٹو سٹوروں نے زیر نظر مدت میں ۳ لاکھ روپے سے زائد کا مال فروخت کیا۔ اور متنوعہ مقاصد کی انجمنوں نے اور کمیشن دکانوں نے ۱۲ لاکھ روپے سے زائد کا کاروبار کیا۔ امداد باہمی کی تحریک کے بنیادی بنک یعنی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک نے اس مہینے ۱ کروڑ ۷۹ لاکھ زراعتی۔ تجارتی اور صنعتی مقاصد کے لئے قرض دیئے۔

اشتراکی انقلاب کا طریق کار اور جماعت اسلامی (بقیہ صفحہ ۵)

ترجمانی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ ان میں سے اول الذکر بالبداہت ایک لادینی تحریک کا قائد ہے۔ جس کے نزدیک حصول اقتدار کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے فتنہ و فساد۔ ظلم و تشدد اور حیلہ اور فریب سے کام لینا از حد ضروری ہے۔ برخلاف اس کے موخر الذکر صاحب کہتے تو لفظ بلفظ وہی ہیں۔ جو اول الذکر نے کہا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اپنے آپ کو ایک زبردست دینی تحریک کا علمبردار ظاہر کرتے ہیں۔ اور دینوں میں سے بھی اس دین کا جس کا فتنہ و فساد ظلم و تشدد اور حیلہ و فریب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ حتیٰ کہ جو دین کے نام پر دفاع کے لئے بھی اس وقت تک تلوار ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ جب تک اس دین کے نام لیواؤں پر عرصۂ حیات تنگ کر کے انہیں ہجرت پر مجبور نہ کر دیا جائے۔ اور پھر جہاں وہ پناہ لیں۔ وہاں بھی انہیں چین سے نہ بیٹھنے دیا جائے۔ ان حوالوں کو ایک ساتھ پڑھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ کہ کہاں تشدد کے بل پر قائم ہونے والی اشتراکی ڈکٹیٹرشپ کا علمبردار اور کہاں اسلام جیسے صلح و آشتی کے مذہب کی طرف منسوب ہونے والی ایک تحریک کا قائد! العجب ثم العجب!! دونوں حصول اقتدار اور اس کے طریق کار کے لحاظ سے ایک ہی کشتی میں سوار نظر آتے ہیں۔ دونوں کا ذہنی اعتبار سے باہم دگر ایک ہونا اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے کمیونسٹ طریقوں کو اپنا کر انہیں اسلام کا نام دے دیا ہے۔ اور یہی وہ سب سے بڑا ظلم ہے۔ جو انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے اسلام پر کیا ہے۔ اور ایسا کرنے میں انہوں نے اس بات کی بھی پروا نہیں کی۔ کہ اس طرح وہ خود مستشرقین میں ان دشمنان اسلام کی تائید کر رہے ہیں۔ کہ جنہوں نے اسلام کو ظلم و تشدد کا مذہب ثابت کرنے میں دفتر کے دفتر سیاہ کر دیئے ہیں۔

(الفرقان مئی، جون ۱۹۵۵ء)

نیک نیتی کے ثبوت کے طور پر — کمنفارم توڑ دو —

نئی دہلی ۱۷ جون۔ ہندوستان کے ممتاز اخبارات نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سوویٹ روس کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی نیک نیتی کے مظاہرے کے طور پر کمنفارم کو مؤثر طریقہ پر تحلیل کر دے۔ ٹائمز آف انڈیا نے کہا ہے۔ کہ ارباب کریملن معینہ پالیسیوں پر عمل پیرا ہو جائیں۔ اور دنیا کو اشتراکیوں کی نیک نیتی کا یقین دلائیں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کمنفارم کو توڑ دیں۔ جو دوسری آزاد مملکتوں کے معاملات میں مداخلت کرنے کی شکل ہے۔ کلکتہ کے ذی اثر اخبار امرت بازار پتریکا نے لکھا ہے۔ کہ دس جون کو ماسکو میں ہندوستانی سفارت خانے کی تقریب پر مسٹر مالنکوف نے یہ اظہار خیال کیا۔ کہ سوویٹ یونین کو سمندر پار ملکوں کی کمیونسٹ پارٹی سے جو فطری ہمدردی ہے۔ اس کے معنی دوسرے ملکوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے نہیں۔

چھ مرکزی وزراء انتخاب نہیں لڑیں گے

کراچی ۱۷ جون۔ مرکزی کابینہ کے چھ وزیر دستور ساز اسمبلی کے انتخابات میں حصہ نہیں لے رہے ہیں۔ اس بات کی وضاحت اب لیگی ٹکٹوں کی تقسیم سے ہو گئی ہے۔ میجر جنرل ایوب مسٹر اصفہانی۔ مسٹر غیاث الدین پٹھان۔ ڈاکٹر اے ایم مالک اور مسٹر مرتضیٰ چودھری نے لیگ ٹکٹ کے لئے درخواستیں نہیں دی۔ مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ بیماری کی وجہ سے انتخاب میں حصہ نہیں لیں گے۔

مجرم نوجوانوں کو مفید شہری بنانے کے لئے حکومت کے اقدامات

کراچی ۱۸ رجون۔ اطلاع ملی ہے کہ حکومت پاکستان نوجوانوں میں مجرمانہ روک تھام۔ مجرم بچوں کی تعلیم و تربیت اور انہیں ملک کا مفید اور کارآمد شہری بنانے کے ایک منصوبے کو عملی جامہ پہنانے پر غور کر رہی ہے۔ اس ضمن میں ۱۲ لاکھ روپے کے صرفہ سے کراچی میں ایک دار الاطفال اور ایک تربیتی ادارہ قائم کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ ان اداروں پر ۲½ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کئے جائیں گے۔ ان میں ۶۸۰ بچوں کو مختلف فنی کاموں کی تربیت دی جائے گی۔ موجودہ منصوبوں کے مطابق دار الاطفال کے لئے دس ایکڑ اور بورسٹل انسٹی ٹیوٹ کے لئے ۱۵ ایکڑ اراضی حاصل کی جائے گی۔

تمام مجرم بچوں کے لئے الگ الگ بلاک تعمیر کئے جائیں گے۔ جن میں انہیں مقدمہ کے دوران رکھا جائیگا۔ لڑکیوں کی رہائش کے لئے علیحدہ انتظام ہوگا۔ ان سب کے لئے ہسپتال۔ سکول اور کھیل کے میدان بنائے جائیں گے۔ اور ان میں سے ہر ایک کو کم از کم ایک صنعت کی تربیت دی جائیگی پیشہ کا انتخاب ان کی اپنی مرضی پر ہوگا۔ اداروں میں خیاطی۔ نجاری۔ پارچہ بافی۔ بید بافی۔ باغبانی اور کاشتکاری کی تربیت دی جائے گی۔ ان سب کے لئے مذہبی تعلیم حاصل کرنا لازمی ہوگا۔

ملک نون مسلم لیگ سے مستعفی ہو کر نئی جماعت بنائیں گے

لاہور ۱۸ رجون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون مسلم لیگ سے استعفیٰ دے کر ایک نئی سیاسی جماعت تشکیل دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے متعدد رہنماؤں سے بات چیت شروع کر دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ مسٹر نون عوامی لیگ کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھائیں گے۔ اور شاید اس مقصد میں کامیاب بھی ہو جائیں گے۔ کیونکہ مشرقی بنگال میں سرکار وزارت کے برسر اقتدار آنے کے بعد عوامی لیگیوں میں کافی بد دلی پھیل چکی ہے۔ یہ حلقے مرکزی وزارت سے مسٹر سہروردی کے استعفیٰ کی خبروں کو بھی بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کی نئی مہم کا رخ مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان کی جانب ہوگا۔ اور انتخابات میں کامیابی کی صورت میں وہ دستور یہ کے آزاد نمائندوں کو اپنا ہم خیال بنانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

پنجاب سے ایک اور مشرقی بنگال سے دو امیدواروں کی درخواستیں مسترد کر دی گئیں

کراچی ۱۸ رجون۔ تمام پاکستان میں ریٹرننگ افسروں نے دستور ساز اسمبلی کے انتخاب کے لئے داخل کئے جانے والے کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال شروع کر دی۔ پنجاب سے ۲۱ امیدواروں کے کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے تھے۔ جن میں سے ایک نواب زادہ اصغر علی خاں دگھو کے کاغذات نامزدگی مسترد کر دیئے گئے۔ انہوں نے ریٹرننگ آفیسر کو اطلاع دی تھی۔ کہ ان کے کاغذات ان کی منظوری کے بغیر داخل کئے گئے ہیں۔ اس طرح اب پنجاب کی ۲۱ نشستوں کے لئے ۲۰ امیدواروں کے درمیان مقابلہ ہوگا۔ صوبہ سرحد۔ سندھ اور کراچی کے ریٹرننگ افسروں نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان کے پاس پیش کئے جانے والے تمام امیدواروں کے کاغذات مکمل ہیں۔ سندھ سے ۱۶۔ سرحد سے آٹھ۔ اور کراچی سے ۶ امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کئے تھے مشرقی بنگال کی ۴۰ نشستوں کے لئے ۱۸۴ امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کئے تھے۔ ان میں سے ۱۷۰ کی جانچ پڑتال کی جا چکی ہے۔ بقیہ (۱۴) امیدواروں کے متعلق کل تک اعلان کر دیا جائیگا۔ جن ۱۷۰ امیدواروں کے کاغذات کی پڑتال کی گئی ہے۔ ان میں سے ۲ مسترد کئے گئے ہیں۔ بلوچستان سے ڈاکٹر خان صاحب اور ان کے حریف سردار انور کے کاغذات بھی منظور کر لئے گئے ہیں۔

آب کاری کے جملہ قوانین کی خلاف ورزی ناقابل ضمانت جرم ہوگا

لاہور ۱۸ رجون معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے آب کاری کے تمام قوانین کی خلاف ورزی جن میں افیم کا ناجائز لین دین بھی شامل ہے۔ صوبے بھر میں ناقابل ضمانت جرم قرار دے دیا جائے گا۔

حکومت پنجاب متعلقہ قوانین میں اس مقصد کے پیش نظر ضروری ترامیم شامل کرنے کے سلسلے میں قدم اٹھا رہی ہے۔

بتایا گیا ہے کہ صوبائی محکمہ آبکاری کی سفارشات پر جو فیصلہ ہوا ہے اسے مرکزی حکومت کی منظوری بھی حاصل ہو گئی ہے۔ اس فیصلہ کے اہم اثرات میں سے ایک یہ بھی ہوگا کہ اس سے باوثوق مجرمان آب کاری اور ناجائز افیم کے بیوپاری محکمے کے عملے کی چارہ جوئی کے باوجود اپنی مجرمانہ کارروائی کو جاری رکھنا آسان نہیں پائیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ جرائم پیشہ بالعموم اپنے ایجنٹوں اور نوکروں کے ذریعہ ناجائز لین دین کرتے ہیں اور خود پس پردہ رہتے ہیں۔

نئی دہلی ۱۸ رجون روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق روس یورال میں ہندوستان کیلئے تیل صاف کرنے کے کارخانہ کا سامان اور دیگر بھاری مشینری تیار کر رہا ہے اس کے علاوہ روس ہندوستان کو پائپ لائن بھی مہیا کرے گا۔ خیال ہے تمام سامان مقررہ وقت سے پہلے ہی تیار کیا جائے گا۔

پاکستانی صنعت کار بالعموم منافع بازی میں مصروف ہیں

جنیوا ۱۸ رجون۔ جنیوا میں پاکستانی مزدوروں کے نمائندے اور کل پاکستان مزدور فیڈریشن کے صدر مسٹر اے خطیب نے یہاں ایک بیان میں پاکستانی صنعت کاروں پہ الزام لگایا کہ وہ مبالغہ کی حد تک منافع بازی میں مشغول ہیں۔

مسٹر خطیب نے کہا کہ پاکستان کی نجی صنعتیں ناتجربہ کار ہاتھوں میں ہیں جنہیں انتظامی امور کا کوئی پتہ نہیں نہ ہی انہیں صنعتوں کے بنیادی تقاضوں کا کوئی پتہ ہے۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ نتیجۃً اس کے رہنما جو زیادہ تر زمیندار طبقے سے تعلق رکھتے ہیں صنعتی معاملات میں زیادہ باخبر نہیں ہوتے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ پاکستانی مزدوروں کو مزدوری اتنی قلیل ملتی ہے کہ ان کا معیار زندگی بلند نہیں ہو سکتا۔ افراط زر کی لعنت اور صنعت کاروں کی طلب زر کی ہوس انہیں اور زیادہ پریشان حال بنائے ہوئے ہے۔

تحقیقاتی اڈوں کے لئے طیارے

لنڈن ۱۸ رجون۔ بحر منجمد کے تحقیقاتی مراکز کی امداد کے لئے ایسے طیاروں کا انتظام کیا جا رہا ہے جو بیک وقت ۶۰۰ گیلن تیل لے جا سکیں گے۔

اس قدر زیادہ سامان کے ساتھ یہ طیارے ان علاقوں میں چوکیاں قائم کرنے میں مدد دیں گے جہاں کے بحری راستے سال میں گیارہ ماہ منجمد رہتے ہیں۔ ایسے طیارے ایک برطانوی کمپنی بلیک برن اینڈ جنرل ایئر کرافٹ اور کینیڈا کی فیلڈ ایسوسی ایشن کمپنی مشترکہ انتظام کے ماتحت تعمیر کرائیں گی۔

کراچی ۱۸ رجون۔ وزیر اعظم پاکستان محمد علی کل رات بذریعہ طیارہ کراچی سے ڈھاکہ روانہ ہو گئے